RAHAT-UL-QULOOB
Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869
Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**
Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.
Website: www.rahatulquloob.com
Approved by Higher Education Commission Pakistan
Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIOU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

TOPIC

احادیث سبعہ قراءات کی توضیح و تشریح سبب ورود کی روشنی میں

Explanation of Sabah Qira'at hadiths in the light of the reason of arrival

AUTHORS

1. *Dr. Muhammad Ramzan Najam Barvi, Assistant Professor, Department of Arbic and Islamic Studies, the University of Faisalabad.*
   Email: *najambarvi11@gmail.com*
   orcid id: *https://orcid.org/0000-0002-2290-5754*

How to Cite: Najam Barvi, Dr. Muhammad Ramzan. 2021. "URDU: احادیث سبعہ قراءات کی توضیح و تشریح سبب و رود کی روشنی میں: Explanation of Sabah Qira'at Hadiths in the Light of the Reason of Arrival". *Rahatulquloob* 5 (1), 151-60. https://doi.org/10.51411/rahat.5.1.2021/297.

URL: http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/297
Vol. 5, No.1 || January–June 2021 ||URDU- P. 151-160
Published online: 04-03-2021

QR. Code

احادیث سبعہ قراءات کی توضیح وتشریح سبب ورود کی روشنی میں

Explanation of Sabah Qira'at hadiths in the light of the reason of arrival

محمد رمضان نجم باروی

ABSTRACT:
The Holy Quran is a basic and main source of enlightenment from Allah which demands that it provide to reader its guidance easily. The first of all and basic source of gaining of guidance is the reading of Holy Quran because of understanding of meanings depend on the readingof words and its correct pronunciating so it has been revealed in at least sevenways of reading (Qiraat) by its horbourer (Allah) and which are called "Saba Qiraat". These Qiraat help their reader in reading and understanding the verses of Holy Quran easily. The Holy Prophet (PBUH) narrated in his Ahadith their legality but he actuated the readers about them and these ahadith could be understood in the light of their reason of arriving (Asbab-e-warood). So in it article will be explained there Ahadith in the light of its reasons of arriving (Asbab-e-warood)
Key Words: Reasons, Arriving, Saba Qiraat, Pronunciation, Source of guidance.

یہ قرآن حکیم کا ایک منفرد اعجاز ہی کہا جاسکتا ہے کہ امت محمدیہ علیہ صاحبہا الصلوات والتسلیمات کے لیے اس کا پڑھنا بلکہ سمجھنا بھی آسان کر دیا گیا ہے۔ تاکہ اس کی کماحقہ تلاوت اور کماحقہ فہم کا شرف امت محمدیہ کو حاصل ہو، قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے: '' وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ''۔[1]

امم سابقہ کو اپنی کتب صرف ایک وجہ متعین پر پڑھنے کی اجازت تھی رسل عظام علیہم السلام نے تخفیف کی نہ دعاء کی اور نہ ہی ان کو متنوع وجوہ پر پڑھنے کی اجازت بخشی گئی۔ کیونکہ اُس کے مخالفین محدود اور ایک ہی زبان سے تعلق رکھتے تھے۔ جبکہ اس مخاطبین خیر امت "جو امت خیر بھی ہے"، کو آسانی وسہولت دینے کیلیئے نبی رحمت، رسولِ سہولت ورأفت ﷺ نے باصرار دعاء کر کے سات مختلف اور متنوع وجوہ قراءات کے ساتھ قرآن حکیم کی اجازت طلب فرمائی اور اس طرح جہاں امت پر آپ ﷺ کی رحمت ومحبت کا اظہار ہوا وہاں قرآن حکیم کی عظمت وشرافت نیز تفنن کلام کی صورت بھی وجود میں آگئی۔ کیونکہ آپ کی امت کا دائرہ دائرہ ربوبیت تک وسیع ہے۔ آیت مذکور کی تفسیر جس حدیث کو قرار دیا جاسکتا ہے وہ درج ذیل ہے: انزل القرآن علی سبعة أحرف۔[2] "قرآن کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے"۔

یہ حدیث تقریباً حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہے لیکن اس مختصر مقالے میں صرف روایات صحیحین کی روشنی میں چند امور پر بحث کی جائے گی حدیث مذکور کے الفاظ کی توضیح وتعبیر سے پہلے اس کے حکم کے سبب نزول اور حدیث کے سبب ورود کو جاننا اس لیے مناسب ہے کہ مسبب کا فہم سبب پر موقوف ہوتا ہے۔

سبب نزول:

حدیث مذکور میں دو طرح کے اسباب کا دخل ہے، نزول حکم کا سبب اور ورود حدیث کا سبب حکم کا سبب نزول یہ ہے کہ جناب جبریل علیہ السلام نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

ان الله يأمرك أن تقرأ أمتك القرآن على حرف فقال أسأل الله معافاته و مغفرته وان أمتى لاتطيق ذلك۔[3]

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت قرآن کو ایک حرف پر پڑھے تو آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اس کے درگذر اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔

اور دوسری روایت میں اس حدیث کے آخری الفاظ ہیں۔

أرسل الیّ أن اقرأ القرآن على حرف فرددت اليه أن هون على أمتى[4]

ترجمہ: مجھے یہ پیغام دیا گیا کہ میں قرآن کو ایک حرف پر پڑھو تو میں نے عرض کیا کہ میری امت پر اسے آسان فرما۔

نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے خود عزیمت اختیار فرمائی جبکہ امت پر شفقت فرماتے ہوئے اس حکم میں نرمی فرماتے ہوئے مزید وجوہ میں تلاوت قرآن کی بار بار دعاء فرمائی جس کے نتیجے میں سات وجوہ پر تلاوت کی اجازت فرما کر حکم میں نرمی کا اظہار فرمایا گیا۔ اس جگہ پر غور طلب امر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ وسعت اور نرمی کیوں فرمائی یعنی اس میں کیا حکمت کار فرما تھی؟ تو اس کے جواب کے لیے روایات مختلفہ میں غور کرنے کے لیے بالترتیب ان روایات کو پیش کیا جاتا ہے۔ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة الفرقان على غير ماأقرأها، وكان رسول الله ﷺ أقرأنيها وكدت أن اعجل عليه ثم أمهلته حتى انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله ﷺ ،فقلت " انى سمعت هذا يقرأ على غير ما أقرأتنيها ، فقال لى: أرسله ، ثم قال له اقرأ، فقرأ، قال: هكذاأانزلت ، ثم قال لى اقرأ، فقرت ، فقال : هكذا أنزلت ،ان القرآن أنزل على (سبعة أحرف فاقرؤوا منه ماتيسر[5]

ترجمہ: میں نے ہشام بن حکیم بن حزام سے سنا کہ وہ سورۃ فرقان اس طریقہ کے خلاف پڑھ رہے ہیں جس طریقے سے میں پڑھتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس طریقے ہی سے پڑھایا تھا، میں جلد بازی کرنا چاہتا لیکن پھر میں نے ان کو (نماز سے) فارغ ہونے تک مہلت دی، پھر اسے اس کی چادر کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا میں نے عرض کیا میں نے اس کو اس طریقے کے خلاف پڑھتے سنا ہے جیسے آپ نے مجھے پڑھایا۔ آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، پھر اس سے فرمایا تم پڑھو جب اس نے پڑھا تو فرمایا: اسی طرح نازل ہوا ہے پھر مجھے فرمایا: کہ تم پڑھو! جب میں نے پڑھا تو فرمایا اسی طرح نازل ہوا ہے۔ کیونکہ قرآن حکیم مجھ پر سات حروف پر نازل ہوا ہے جو تمہیں اس سے آسان لگے وہ پڑھو۔

حدیث بالا میں اجمالاً اس حکمت کی طرف " ماتیسر " سے اشارہ فرمایا گیا ہے کہ حکم میں طلب توسیع کا مقصد آسانی امت کا احساس ہے، اس حدیث میں حکم کے انزال اور توسیع حکم دونوں کا سبب اور حکمت بیان کر دی گئی ہے۔

دوسری روایات میں اس سے بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ حکم کا سبب نزول اور حکمت کو ذکر کیا گیا ہے۔ جناب ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں دو روایات ہیں۔ پہلی روایت یہ ہے: عن ابی ابن کعب ، کنت فی المسجد فدخل رجل یصلی فقرء انکرتھا علیہ ،ثم دخل آخر فقرء قراء ۃ سوی قراء ۃ صاحبہ ، فلما قضینا الصلاۃ دخلنا جمیعا علی رسول الله ﷺ، فقلت، ان ھذا قرأ قراء ۃ انکرتھا علیہ ودخل آخر فقرء سوی قراء ۃ صاحبہ فأمرھما رسول الله ﷺ، فقرء افحسن النبی ﷺ شأنھما فسقط فی نفسی من التکذیب ولا اذکنت فی الجاھلیۃ فلما رأی رسول الله ﷺ، ما قد غشینی ضرب فی صدری ففضت عرقا وکانما أنظر الی الله عزوجل فرقا، فقالی لی ، یا ابی ! أرسل الئ أن أقرا القرآن علی حرف ، فرددت إلیہ أن ھون علی أمتی ،فرد الی الثانیہ ۔ اقرأہ علی حرفین فرددت الیہ ان ھون علی أمتی فرد الی الثالثہ اقرأہ علی سبعۃ أحرف فلك بکل ردۃ رددتکھا مسألۃ تسألنیھا فقلت اللھم اغفرلأ متی ، اللھم اغفر لأمتی ، وأخرت الثالثہ لما یرغب الی الخلق۔ کلھم حتی ابراہیم ﷺ[6]

ترجمہ: میں مسجد میں تھا تو ایک شخص نے آکر نماز میں قرآن پڑھنا شروع کیا تو اسے میں نے اجنبی قراءت سمجھا پھر ایک اور شخص آیا اس نے اس سے بھی مختلف قراءت کی پھر جب ہم نے نماز پڑھ لی تو سب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ اس شخص نے ایسی قراءت کی ہے جسے میں نہیں جانتا اور پھر یہ دوسرا شخص آیا تو اس نے اس بھی مختلف قراءت کی۔ آپ نے ان دونوں سے قراءت سنی اور ان کی تحسین فرمائی اس سے میرے دل میں تکذیب کا وسوسہ پیدا ہونے لگا اور میں نے کہا کہ کاش اس وقت ابھی جاہلیت میں ہوتا۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام میرے وسوسوں پر مطلع ہو گئے اور اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا تو میں پسینے سے پانی پانی ہو گیا اور ایسے لگا جیسے میں اپنے رب کو واضح دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا: اے ربیّ! میرے اوپر قرآن ایک حرف پر نازل ہوا پھر میں نے عرض کی کہ میری امت پر آسانی فرمائی جائے تو پھر حکم ہوا کہ دو حروف پر پڑھیں۔ پھر میں نے آسانی کی عرض کی۔ سات حروف پر پڑھنے کی اجازت ملی اور مجھے فرمایا گیا جتنی بار آپ نے عرض کی ہے اتنی دعاؤں کا آپ کو حق دیا جاتا ہے تو میں نے عرض کیا کہ اے میرے رب میری امت کی مغفرت فرما اور تیسری دعا کو اس دن کے لیے مؤخر فرما دیا جس دن ساری خلق یہاں تک کہ جناب ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف رغبت کریں گے۔

اور دوسری روایت یہ ہے:

عن ابی بن کعب رضی الله عنہ أن النبی ﷺ کان عند أضاء ۃ بنی غفار قال فاتاہ جبریل علیہ السلام ، فقال ان الله یأمرك أن تقرأامتك القرآن علی حرف فقال أسأل الله معافاتہ و مغفرتہ وان أمتی لاتطیق ذلك ثم اتاہ الثانیۃ فقال: ان الله یأ مرك أن تقرأامتك القرآن علی حرفین فقال: أسأل الله معافاتہ و مغفرتہ وان أمتی لاتطیق ذلك ثم جاء ہ الثالثہ فقال: ان الله یأمرك أن تقرأامتك القرآن علی ثلاثۃ احرف فقال: اسئال الله معافاتہ و مغفرتہ وان امتی لاتطیق ذلك ثم جاء ہ الرابعۃ، فقال ان الله القرآن علی سبعۃ احرف فأیما حرف قرؤواعلیہ فقد اصابوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔[7]

ترجمہ: ان دونوں روایات میں اس بات کی وضاحت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک وجہ پر تلاوت قرآن میں اپنی امت کے

لیے مشکل محسوس فرمائی اور اللہ عزوجل سے آسانی کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے بار بار اور اصرار کے ساتھ درخواست پر سات وجوہ کے ساتھ تلاوت کی اجازت فرمائی۔ حکم کے نزول کا سبب تو مفخر رسالت ﷺ کا بار بار سوال کرنا ہے جبکہ اس سوال کا سبب امت پر آپ ﷺ کی شفقت اور اُس سے مشقت کو دور کرنا ہے اور ان کیلئے آسانی پیدا کرنا ہے اور یہ "هون علی امتی" سے واضح ہے اور دوسری روایت میں بھی "وان امتی لاتطیق ذلك" کے کلمات سوال کے داعیہ پر دلالت کرتے ہیں کہ میری امت چونکہ کمزور ہے جس میں ایسے افراد بھی ہیں جو کماحقہ قرآن حکیم کی تلاوت کی بآسانی طاقت نہیں رکھتے اور جب اہل عرب میں سے بعض دوسری لغات کے افراد کی یہ حالت ہے تو اہل عجم اس سے بھی زیادہ اس آسانی کے مستحق ہوں گے حالانکہ بارگاہ ایزدی سے تقاضا یہ ہے "اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰهُمُ الۡکِتٰبَ یَتۡلُوۡنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ "[8] اگر ایک ہی وجہ مخصوص کے ساتھ تلاوت کیلئے پابند کیا جائے اور دیگر وجوہ کے ساتھ تلاوت کرنے کی اجازت نہ دی جائے تو حق تلاوت ادا نہ کرنے کی وجہ سے اکثر امت مکمل ثواب سے محروم ہو گی بلکہ بسا مقامات میں غلط اداء کی وجہ سے قابل مؤاخذہ بھی ہو گی۔

اور پھر سورۃ ھود کی آیت "فَاسۡتَقِمۡ كَمَاۤ اُمِرۡتَ"[9]۔ جس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا "شیبتنی ھود"[10] کا بھی تقاضا یہی تھا کہ تلاوت میں "کما امرت" کے مطابق اداء کلمات میں تقاضاء خداوندی کے موافق استقامت اختیار کی جائے اور یہ عمل کوئی آسان نہ تھا جس نے نبی کریم ﷺ کو بوڑھا کر دیا تو آپ ﷺ نے اپنی امت کیلئے آسانی کا سوال کیا آپ ﷺ کی دعا قبول ہوئی اور حکم مذکور کا نزول ہوا۔ حدیث مذکور کے فہم میں ذیل کی روایت بھی مدد دیتی ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا "انی لا استطیع أن أخذ من القرآن شیئاً فعلمنی مایجزئنی۔ قال: قل: سبحان الله والحمد لله ولااله الاالله والله ولاحول ولاقوة الابالله العلی لعظیم"[11]۔

ایک اور حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مثل الذی یقرأ القرآن ، وهو حافظ له مع السفرة الكرام البررة ، ومثل الذی یقرأویتعاهده ، وهو علیه شدید فله اجران۔[12]

ترجمہ: قرآن حکیم کو زبانی پڑھنے والا مقرب وباعزت فرشتوں کے ساتھ ہو گا اور جو پڑھنے میں دقت محسوس کرے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

ان احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کے سامنے تلاوت قرآن حکیم میں مشکلات کے اعتبار سے عملی مثالیں موجود تھیں اور آپ ﷺ نے نگاہ نبوت سے اور فراست رسالت سے بھی اس مشکل کو بہت محسوس فرمایا تو آسانی کے لیے بارگاہ الوہیت میں عرض کی اور اس کے نتیجے میں امت کو یہ امتیازی شان حاصل ہوئی اور تقدیر الٰہی میں قرآن حکیم کی بنسبت جو ایک راز مخفی تھا اس کا اظہار بھی ہوا اور دیگر کتب سماویہ پر اس نسخہ ہدایت کی فضیلت وشرافت کا ایک مزید باب مفتوح ہوا اور یہ بھی کہ قرآن حکیم کی تلاوت اور اس پر عمل کسی زمانے کے ساتھ یا اقوام عرب کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ تاقیام قیامت جتنے لوگ بھی آئیں گے حدید اللسان ہوں یا ضعیف اللسان سب کو اس صحیفہ انقلاب کو آسانی کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت حاصل ہو۔ اگر ایک وجہ پر پڑھنے سے کسی کو دقت پیش آتی ہو تو جس دوسرے لہجے، یا قراءۃ پر اس کے لئے سہولت ہو، اسے پڑھ لے تو اسے بھی تلاوت قرآن کا مکمل اجر وثواب مل جائے گا۔ مثلاً اگر کسی شخص کو "النبیین" کو دو متصل یاءات

کے پڑھنے میں مشقت ہو تو وہ ایک یاء کو ہمزہ میں بدل کر "النبیئین" پڑھ لے، دنیا کی کسی بھی زبان سے تعلق رکھنے والا ہو تو اس کے لیے ان سات قراءات ووجوہ میں سے کوئی نہ کوئی ایسی صورت ضرور موجود ہو گی جس میں اس کی زبان تکلیف اور مشقت محسوس نہیں کرے گی بلکہ اس میں ضرور آسانی کا سامان موجود ہو گا۔

سبب ورود حدیث:

سبب ورود حدیث جس کے ساتھ منشأ حدیث کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اس کی مختصر تعریف یہ کی گئی ہے "السبب الذی لأجله حدث النبی ﷺ بذلك الحدیث[13] "جس وجہ سے نبی ﷺ نے حدیث بیان فرمائی وہی اس کا سبب ورود ہے"

ذیل میں حدیث "انزل القرآن علی سبعۃ احرف" کے سبب ورود کے متعلق چند اہم امور کا تذکرہ لکھا جاتا ہے درج بالا روایات میں جناب عمر بن الخطاب اور جناب ابی بن کعب رضی اللہ عنہا سے مرویہ احادیث میں حدیث کے اسباب ورود کو نص صحابہ سے متن حدیث ہی میں بیان کر دیا گیا ہے یعنی جناب عمر بن الخطاب اور جناب ھشام بن حکیم کے درمیان اختلاف قراءۃ کا ہونا اور ایسے ہی جناب ابی بن کعب اور دوسرے دو اشخاص کے درمیان اختلاف قراءۃ کیوجہ سے انکار و تکرار کا ہونا اور اس اختلاف کے بعد سب حضرات کا بارگاہ رسالت میں حاضر ہونا اور آپ کا سب سے اپنی اپنی قراءۃ کو سنانے کا حکم ہونا نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا سب کی تصدیق میں فرمانا "هكذا انزلت، یا: ان القرآن انزل علی سبعۃ أحرف فاقرؤوا منه ماتیسر"[14] یہ سب اسباب ورود ہیں۔

اسی طرح بروایت ابن کعب: " ارسل الی أن اقرأ القرآن علی حرف فرددت الیه ان هون علی امتی فرد الی الثانیه اقرأه علی حرفین ، فرددت الیه أن علی أمتی فردالی الثالثة ، اقرأه علی سبعة احرف"۔[15]

یعنی متعدد اسباب سے ایک حدیث متعدد اوقات و مقامات میں وارد ہوئی اور یہ ورود حدیث کی اقسام میں سے ایک قسم ہے جس میں ایک حدیث کے متعدد اسباب ہوتے ہیں۔یعنی کئی حضرات کے ایک طرح کے سوال پر ایک ہی جواب ارشاد فرمانا۔

کبھی ایک سوال کا ایک ہی جواب ہوتا ہے اور کبھی ایک سوال کا جواب مختلف ہوتا ہے اور ان اسباب ورود اور ان کے جوابات کے باہمی تعلق سے فہم حدیث اور نوعیت حکم پر مختلف اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جس کی توضیح یہ ہے۔

توضیح حدیث:

حدیث "سبعۃ احرف" میں اس بات کا احتمال ہے کہ سبعۃ احرف کا نزول وحی متلو کے ذریعے سے ہوا ہو جیسا کہ "أنزل" اور "هكذا انزلت" کے الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے یعنی ایسا نہیں ہے کہ سات قراءات غیر متعینہ پر تلاوت کی اجازت دی گئی ہو اور ان کے لہجات متنوعہ کے تعین کا اختیار نبی کریم ﷺ یا لغات سبعۃ کے ارباب حل وعقد کو دیا گیا ہو۔ اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ سات قراءات تک کی اجازت کا حکم نازل ہوا لیکن مفہوم و منشأ ربانی کے باقی رہنے کی شرط پر نبی کریم ﷺ کو یہ اختیار دیا گیا ہو کہ آپ ﷺ جس لفظ کو جیسے اپنی امت کے لیے آسانی محسوس فرمائیں اس کا تعین فرمادیں لیکن کسی بھی صورت میں اس اختیار کا اہل لغت کو منتقل ہونا نہ کسی روایت سے سمجھا جاتا ہے اور نہ ہی یہ قرآن وسنت کی حفاظت کے موافق ہے۔ لیکن الفاظ کی تائید زیادہ تر احتمال اول بلکہ تعین اول کو حاصل ہے۔

حدیث کے کلمات سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ کوئی بھی وجہ کسی شخص، قوم، قبیلہ، علاقہ یا کسی زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ طرق متواترہ صحیحہ سے جو کلمات جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں ان میں سے کسی بھی ایسی وجہ کو اپنایا جاسکتا ہے جو پڑھنے والے کے لیے آسان ہو اور یہ "فاقرؤوا منہ ماتیسر" سے واضح ہوتا ہے۔

روایات مذکورہ اس بات پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ ابتداء میں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو ایک ایک وجہ پر قرآن حکیم کی تعلیم دی یعنی ایک صحابی کو ایک سے زائد قراءات کی تعلیم نہیں دی بلکہ جس قبیلے کے لیے جو قراءات آسان اور مناسب سمجھی اسے اس کی تعلیم دے دی۔ اسباب ورود میں مذکور صحابہ میں سے کسی کو دوسرے کی قراءات سے واقفیت نہیں تھی اور ہر ایک کی تقریباً ایک دوسرے سے قراءات مختلف تھی، اگر ایسا نہ ہوتا تو اختلاف بھی واقع نہ ہوتا۔ جس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ ایک شخص کے لیے افادہ و استفادہ کی غرض سے ایک سے زائد قراءات کو جمع تو کیا جاسکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی قراءات کا التزام کیا جائے تاکہ سہولت کی حکمت واضح طور پر کار فرما رہے۔ البتہ اگر کسی شخص کے لیے ایک سے زائد وجوہ کو جمع کرنے میں آسانی ہو تو اس کے لیے جمع کرنا بطور خاص منع نہیں ہے لیکن اس کے لیے بھی نسبتاً ایک قراءات آسان ہے اس لیے اس کے لیے بھی ایک وقت میں ایک قراءۃ کا پڑھنا حکمت کے زیادہ موافق ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خلط قراءات و روایات صرف اسی صورت میں ممنوع ہے جب اس سے فہم معنٰی میں خلل یا ابہام و ایہام پیدا ہوتا ہے۔ ورنہ اصلاً خلط قراءات و روایات میں کوئی ممانعت نہیں بلکہ جس جگہ جس قاری کو آسان ہو اس جگہ ایک قراءات کو دوسری جگہ دوسری قراءۃ کو اور تیسری جگہ تیسری قراءۃ کو اختیار کیا جاسکتا ہے البتہ عرف قراء یعنی طریقہ جاریہ عرفیہ کے خلاف ہے جس کی پیروی بہر حال بہتر ہے، لیکن اس عرفی طریقہ کو شرعی وجوب کا درجہ دینا درست نہیں۔

دوسری روایت کے الفاظ "ھو یقرأ علی حروف کثیرۃ"[16] میں بھی کئی احتمال ہیں ایک تو اس کا معنی یہ ہو سکتا ہے کہ جناب ھشام رضی اللہ عنہ سورۃ الفرقان کے متعدد مقامات میں جناب عمر بن الخطاب کی قراءۃ سے مختلف پڑھ رہے تھے۔ جبکہ دوسرا احتمال یہ ہے کہ وہ ایک ہی کلمہ کو وجوہ کثیرہ کے ساتھ پڑھ رہے تھے اگر یہ دوسرا معنی مراد ہو تو پھر ایک شخص کا بیک وقت متعدد قراءات کو جمع کرنا اور ان سے واقفیت حاصل کرنا طریقہ صحابہ بلکہ سنت نبویہ سے ثابت ہو جائے گا لیکن احتمال اول زیادہ راجح ہے اور احتمال ثانی بھی بہت کمزور نہیں ہے کیونکہ جناب عمر اور دوسری روایت میں ابن کعب کی طرف سے تو انکار ہے لیکن دوسرے صحابہ کی طرف سے ان کی قراءات پر انکار نہیں ہے۔ جس سے جناب عمر اور ابن کعب کی قراءۃ سے ان کی واقفیت ہو سکتی ہے اور "یقرأ علی وجوہ کثیرہ" کا لفظ بھی اس کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ جس بھی احتمال کو متعین کیا جائے تو اس کے مطابق ایک شخص کا ایک ہی آیت میں یا متعدد آیات میں متعدد قراءات سے تلاوت کرنا جائز ہے۔ لیکن اس طریق کو فضیلت اور رجوح حاصل ہو گا جس میں آسانی ہو۔

اس حدیث کی نص سے ایک باریک اشارہ ایک احتیاطی تدبیر کی طرف بھی ہے کہ ایسی جگہ جہاں کوئی ایک قراءۃ رائج ہو اور دیگر قراءات سے لوگ عموماً واقف نہ ہوں تو وہاں اسی قراءۃ میں تلاوت کی جائے اور اگر دوسری قراءۃ میں پڑھنا ہو تو تلاوت کی ابتداء اور اختتام پر اس کے بارے وضاحت کر دی جائے اور اسکی شرعی حیثیت بھی واضح کر دی جائے تاکہ جو لوگ ابتداء تلاوت میں موجود تھے یا درمیان میں

شامل ہوئے وہ سب انکار یا تکذیب قراءۃ کے گناہ عظیم سے بچ جائیں کیونکہ تمام قراءات اپنے ثبوت میں برابر ہیں اور کسی بھی قراءۃ کا انکار کفر ہے۔ جناب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت بھی ہے جس میں قراءات سبعہ کے نزول کا بیان ہے اور اس سے بہت سارے علمی و دینی نکات کی طرف اشارہ ہے اسے دوبارہ ملاحظہ کیا جائے تاکہ اس کے نکات میں توضیح پیش کی جا سکے۔

عن ابي ابن كعب ، كنت في المسجد فدخل رجل يصلي فقرء انكرتها عليه ''ثم دخل آخر فقرء قراء ة سوى قراء ة صاحبه ، فلما قضينا الصلاة دخلنا جميعاً على رسول الله ﷺ، فقلت ''ان هذا قرا قراء ة انكر تها عليه ودخل آخر فقرء سوى قراء ة صاحبه فأمر هما رسول الله ﷺفقرء افحسن النبي ﷺفسقط في نفسي من التكذيب ولا اذكنت في الجاهلية فلما رأى رسول الله ﷺماقد غشيني ضرب في صدري ففضت عرقا وكانما أنظر الى الله عزوجل فرقا ، فقالي لي ،يا ابي ! أرسل الئ أن أقرا القرآن على حرف فرددت أليه أن هون على امتي ، فرد الى الثانيه اقراه على حرفين فرددت اليه ان هون على امتي فرد الى الثالثه اقرآه على سبعة أحرف فلك بكل ردة ردد تكها مسألة تسألنيها فقلت اللهم اغفرلأ متي ، اللهم اغفلأمتي ، وأخرت الثالثه لما يرغب الئ الخلق كلهم حتى ابراهيم ﷺ۔[17]

حدیث بالا میں پہلی بار یہ کہنے میں ''ان اللہ یأمرک ان تقرأ امتک علی حرف'' میں ایک عجیب و دقیق اشارہ ہے اور وہ یہ ہے کہ عموماً کوئی بھی کلام ہو اسے ایک طرز و اداء پر پڑھا اور بولا جاتا ہے اور جہاں صرف ایک ہی طریقہ پر اور کلام کی محض ادائیگی مراد ہو وہاں یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ اسے ایک ہی طریقے پر ادا کیا جائے اور جب ایسے موقع پر ''علی حرف'' یا ''علی وجہ'' کی قید لگائی جائے تو ذہین و فطین مخاطب سمجھ جاتا ہے کہ اس جگہ دیگر وجوہ کی بھی گنجائش ہے اور یہ حکم دینے والا بین السطور کسی طرف اشارہ فرمارہا ہے اور اس میں کوئی راز اور صاحب کلام کی طرف سے کوئی اشارہ ہے۔

اللہ جل شانہ کے کلام اور اس کے دقائق کو مہبط وحی ﷺ سے زیادہ کون سمجھ سکتا ہے۔ آپ ﷺ کلام کے اسلوب سے سمجھ گئے کہ میرا رب چاہتا ہے کہ میں اس سے مزید توسیع طلب کروں اور یہ کہ اس میں مزید توسیع کی گنجائش ہے اس وجہ سے آپ ﷺ نے متعدد وجوہ پر تلاوت قرآن کی اجازت طلب فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ آپ کو یہ وسعت عطاء فرمائی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس اشارہ کو سمجھنے اور منشأ خداوندی کے مطابق سوال کرنے پر آپ ﷺ کو مزید تین دعاؤں کا اختیار دیا اور آپ ﷺ نے اپنی امت پر آسانی پہ آسانی شفقت پہ شفقت فرمانے کے لیے ان تینوں دعاؤں کو بھی اس کی مغفرت اور قیامت میں آسانی کے ساتھ خاص فرمادیا۔ یہاں ایک اور دقیق راز بھی ہے وہ یہ کہ صرف ایک بار سوال پر سبعہ احراف کا انعام کیوں نہ فرمایا یا پھر مزید چھ بار سوال کیوں نہ کرنے دیا تاکہ ہر بار ایک وجہ کو بڑھا دیا جاتا اور پھر بعد میں 3 بار کے خاص عدد پر دعا کا حکم کیوں فرمایا؟ اس میں حکمت اور راز یہ ہے کہ پہلی بار تو بلا سوال ایک حرف پر تلاوت قرآن کا حکم ہوا اور پھر 3 بار سوال کیا گیا اور یہ کل 4 بار جناب جبریل امینؑ کے نزول اور جناب رسول اللہ ﷺ کے وحی کو قبول فرمانے کا باعث ہوا جبکہ اللہ تعالیٰ کو 7 حروف پر تلاوت قرآن کی اجازت مقصود تھا اس لیے مزید 3 بار دعا کا حکم فرمایا تاکہ یہ طلب بھی 7 بار ہو اور عطا بھی 7 بار، جن میں پہلی طلب مخفی ہے اور آخری طلب قیامت کو ہو گی اور وہ بھی ابھی مخفی ہی ہے اور اس طرح جانبین سے 7 بار کا عدد مکمل فرمایا گیا اور یہ سر عظیم ہے۔

سات کے عدد میں اسے منحصر فرمانے میں کیا حکمت ہے اس کی طویل تفصیل اور مختلف جوابات کتب قراءات میں موجود ہیں جن میں سے اہم یہ ہے کہ اہل عرب کے ساتھ معروف قبائل کی معروف لغات "جو سات تھیں" کے مطابق سات قراءات سے تلاوت قرآن کی جا سکے۔ اور قرآن حکیم عربی میں نازل ہوا ہے مگر صرف اہل عرب کے لیے نہیں بلکہ تمام عرب و عجم اور قیامت تک کے لیے ہے۔ اس لیے سات زمین، سات آسمان اور ان کے نیچے ہفتہ کے سات دنوں میں تا قیامت سانس لینے والوں کے لییے ان سات وجوہ میں ان کی ضرورت اور سہولت کے سامان کو اس انداز میں مکمل فرمایا گیا کہ کسی بھی شخص کو تلاوت میں کیسی ہی مشکل ہو وہ ان سات وجوہ میں دور ہو جائے گی چاہے پڑھنے والے کا تعلق ساتوں آسمانوں سے ہو ساتوں زمینوں سے ہو یا ساتوں لغات سے ہو اور ہفتہ کے کسی دن کسی بھی وقت میں تلاوت کرنا چاہے اسے آٹھویں طریقے کی ضرورت نہ ہو گی جبکہ معذور افراد اس عمومی حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

اور یہ بات جاننا ضروری ہے کہ جناب رحمۃ للعلمین ﷺ نے اپنی عمومی قراءۃ میں تمام وجوہ تلاوت کو جمع نہیں فرمایا اور بقدر ضرورت جس کے مناسب جو قراءۃ سمجھی اسی کی اسے تعلیم دی تا کہ امت کے لیے مشکل سنت جاری نہ ہو بلکہ سنت میں امت کیلئے آسان طریقہ متعین ہو اگر آپ ﷺ عمومی مقامات اور عمومی قراءاۃ میں مختلف وجوہ کو جمع فرماتے تو یہ اکثر اشخاص امت کے لیے مشکل کا باعث ہو تا حالانکہ متعدد قراءات میں تلاوت کی اجازت چاہنے میں مقصد آسانی ہے اس لیے آپ ﷺ نے ایک طریق پر تلاوت قرآن کرنے کو اپنی سنت عمومیہ بنایا اور دوسری حکمت اس میں یہ بھی تھی کہ چونکہ شروع میں ایک ہی حرف پر قراءۃ کا حکم تھا اور بعد میں 7 پر رخصت عطا ہوئی تو آپ ﷺ نے چاہا کہ امت تو رخصت پہ عمل کرے لیکن آپ ﷺ خود عزیمت پہ عمل کریں اور یہی آپ ﷺ کی شان رفیع کے لائق و مناسب تھا۔

نتائج بحث:

1: متعدد وجوہ میں قراءۃ قرآن کے جواز میں آسانی کا فلسفہ کار فرما ہے۔

2: طرق قراءۃ میں وسعت، قرآن حکیم کے پیغام کی وسعت و ہدایت پر دلالت کرتی ہے۔

3: کسی بھی قراءۃ کو اختیار کیا جائے تو وہ جائز ہو گی اور اس پر مکمل ثواب ملے گا۔

4: کسی بھی قراءۃ کا جو حدیث سے بتواتر ثابت ہو انکار کفر ہے۔

5: ایک وقت میں ایک قراءۃ کو پڑھنا زیادہ مناسب ہے۔

6: نبی کریم ﷺ سے کسی بھی ایک مجلس میں مختلف قراءات کو جمع کرنا ثابت نہیں ہے۔

7: نبی کریم ﷺ تمام امور میں اپنی امت کی سہولت کے خواہاں ہیں۔

8: اسباب ورود سے واقفیت، حدیث فہمی کا بنیادی ذریعہ ہے۔

حوالہ جات

[1] القمر 71:45

[2] بخاری ، محمد بن اسماعیل ،صحیح بخاری ، کتاب فضائل القرآن ، باب کلام الخصوم بعضھم علی بعض ، دار طوق النجاۃ ، مصر ،1422ھ رقم الحدیث : 2419

[3] القشیری ، مسلم بن الحجاج ، صحیح مسلم ، کتاب الفضائل ، باب بیان أن القرآن انزل علی سبعۃ احرف و بیان معناہ ، داراحیاء التراث العربی ، بیروت ، رقم الحدیث :820

[4] ایضاً، رقم الحدیث :821

[5] بخاری ، صحیح بخاری ، کتاب فضائل القرآن ، باب کلام الخصوم ، رقم : 2419

[6] القشیری ، صحیح مسلم ، کتاب الفضائل ، باب بیان ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف ، رقم : 820

[7] ایضاً، رقم : 821

[8] البقرۃ 121:2

[9] ھود 112:11

[10] الترمذی ، محمد بن عیسیٰ ، سنن الترمذی ، باب : سورۃ الواقعہ ، رقم :2297، دارالغرب الاسلامی ، بیروت ، 1988ء

[11] البیھقی ، احمد بن الحسین ، شعب الایمان ، رقم الحدیث 2251،، مکتبہ الرشد الریاض،1422ھ

[12] ابو داؤد ، سلیمان بن الاشعث ، سنن ابی داؤد ، رقم : ۸۳۴، المکتبۃ العصریۃ ، بیروت

[13] بخاری ، صحیح بخاری ، کتاب التفسیر ، باب یوم ینفخ فی الصور فتأتون أفواجا ،رقم : 4927

[14] ملاعلی القاری ، علی بن سلطان ،شرح نزہۃ النظر ،القدیمی کتب خانہ، کراچی ، ص815۔816

[15] بخاری ، صحیح بخاری ، رقم : 2419

[16] القشیری ، صحیح مسلم ، رقم : 820

[17] القشیری ، صحیح مسلم ، کتاب فضائل القرآن ، باب بیان ان القرآن علی سبعۃ احروف و معناہ، رقم :821